محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

بیاد
حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
مولانا عبداللہ گوردا سپوری رحمہ اللہ
حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

شمارہ نمبر 05

ذی القعدۃ 1435ھ ستمبر 2014ء

- قربانی سنت ابراہیمی
- عقیقہ اور قربانی میں فرق
- حاجی کی قربانی کے مسائل
- عشرہ ذی الحجہ کے فضائل واحکام
- حکمرانوں کے رویئے اور ہمارا کردار
- کیا دوران نماز امام کو لقمہ دیا جاسکتا ہے؟

ناشر محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

سرپرست
شیخ الحدیث عبداللطیف صاحب حفظہ اللہ
(بہاولپور)

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

المحمدیہ

ماہنامہ مجلّہ
حاصل پور
جلد نمبر 6

نگران اعلیٰ
حافظ ضیاء اللہ رؤف
(گوجرانوالہ)

شمارہ نمبر 5
ذی القعدۃ 1435ھ
ستمبر 2014ء

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود یزدانی، قاری عثمان فاروق

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبدالقدوس حفظہ اللہ (چشتیاں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا زاہد محمود حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (کاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ ..... 20 روپے
سالانہ ..... 240 روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر
زبیر الرحمن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمران مسلسل پوری
0321-7592205
0306-8917086

نوٹ:
مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

آئینہ مضامین

درس قرآن	قربانی سنت ابراہیمی	مجیب الرحمٰن سیاف	3
درس حدیث	حکمرانوں کے رویئے اور ہمارا کردار	عبدالشکور فائق	5
فقہ وفتاویٰ	عقیقہ کے اُحکام ومسائل	الشیخ عبداللطیف	7
الترغیب والترھیب	حج وعمرہ کے فوائد	محمد عظیم حاصل پوری	13
گوشہ خواتین	عورت کو چند نصیحتیں	ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری	21
فضائل اعمال	عشرہ ذی الحجہ کے فضائل واُحکام	محمد عظیم حاصل پوری	22
سیروسوانح	باباجی عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ	سہیل احمد گورداسپوری	26
تراشے	ماں کے متعلق دانشوروں کے اقوال	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 — گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 — گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 — گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 — رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 — وزیرآباد: اسامہ اشرف 03066284139 — ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 — چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 — میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 — وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 — ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 — فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن سبھی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 — میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 03369752963 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

قربانی سنت ابراہیمی

تحریر.....مجیب الرحمٰن سیاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ، فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ، فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ، وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ، إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ، وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ، سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾

''اے پروردگار! مجھے (اولاد) عطا فرما جو سعادتمندوں میں سے ہو، تو ہم نے ان کو ایک نرم دل کے لڑکے کی خوشخبری دی، جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے، جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا، تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم!، تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں، بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکرِ خیر باقی) چھوڑ دیا، کہ ابراہیم پر سلام ہو'' [الصافات: ۱۰۰-۱۰۹]

سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب عراق سے ہجرت کر کے مصر سے ہوتے ہوئے فلسطین پہنچے اور جس مقام کو آپ نے مسکن بنایا اسے الخلیل، حبرون، مسجد ابراہیم کہا جاتا ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۶ سال

ہو چکی تھی اور آپ کے سر میں سفیدی جھانکنے لگی تھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوئے:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ ''اے میرے ربّ! مجھے نیک اولاد نصیب فرما''

ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ ہاجرہ سے نکاح کیا جو سنوان بن علوان بادشاہ کی بیٹی تھی اور اس نے سیدہ سارہ کو بطور تحفہ دی تھی تاکہ یہ خدمت کرے، انہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد دی جن میں سب سے پہلا بیٹا جو پیدا ہوا وہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام تھے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جب سیدہ ہاجرہ بچے کی امید سے ہوئیں تو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگیں تو سیدہ سارہ نے جناب ابراہیم سے شکایت کی کہ اس سے کچھ مناسب سلوک کرو جب سیدہ ہاجرہ کو پتہ چلا تو وہاں سے بھاگ نکلیں ایک چشمے کے پاس گھبرائے ہوئے بیٹھی تھیں کہ ایک فرشتے نے آ کر کہا:

''آپ پریشان نہ ہوں، جو آپ کے بطن میں ہے وہ بہت اچھا بیٹا ہے اور اس کا نام اسماعیل ہے۔'' (البداية والنهايه:١/ ١٧٦)

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل بیٹا عطا کر دیا تو ابراہیم علیہ السلام جناب اسماعیل کو جب ابھی دودھ پیتے بچے تھے اور ان کی والدہ کو وادی بطحاء مکہ میں چھوڑ آئے جہاں سوائے خشک پہاڑوں اور کانٹے دار جھاڑیوں کے اور کچھ نہ تھا۔ وقت گزرتا رہا اور اسماعیل جب دس گیارہ سال کی عمر کو پہنچ چکے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام خواب دیکھتے ہیں جس کا ذکر تفصیل سے مذکورہ بالا آیت میں موجود ہے۔

اس موقعہ پر سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کیا مثلاً آپ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟، میری خطا کیا ہے؟ کیا آپ کو مجھ سے محبت نہیں؟ کوئی حیل وحجت نہیں کی۔ فوراً بات ماننے کے لیے تیار ہو گئے۔

یہ فیضان نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

حکمرانوں کے رویئے اور ہمارا کردار

عبدالشکور فائق (مدیر جامعہ تعلیم الاسلام کھچی والا)

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالقَابِضِ عَلَى الجَمْرِ))

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر صابر (قائم رہنے والا) ایسے ہی ہوگا جیسے کوئی ہاتھ میں آگ کا انگارہ پکڑنے والا ہو'' (جامع الترمذی:۲۲۶۰)صحیح

آج ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں ۔انفرادی واجتماعی فتنے،مال واولاد کے فتنے،سیاسی و لسانی فتنے،اندرونی و بیرونی فتنے،ملکی وبین الاقوامی فتنے،مذہبی وفرقہ وارانہ فتنے،دھریت والحاد کے فتنے۔چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں بہترین رہنمائی کرتا ہے۔جہاں ہمیں پرامن حالات میں زندگی گزارنے کے آداب وطریقے سکھائے گئے وہاں فتنہ فساد کے زمانے میں بحیثیت فرد اور قوم ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے ،اس بارے میں بھی بہترین رہنمائی کی گئی ہے۔ایک صحابی نے پوچھا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاء يُمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا))

آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہمارے حکمران ہمارے حقوق ادا نہ کریں اور اپنے حقوق کی ادائیگی کا ہم سے مطالبہ کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بھی تم ان کی سنو اور ان کی ہی اطاعت کرو'' (جامع الترمذی:۲۱۹۹)صحیح

یہ سب کچھ کیوں کہا گیا اس لیے تاکہ فتنے مزید جنم نہ لیں اگر حکمران کسی کی بات نہیں مانتا تو کسی فرد یا قوم یا لیڈر کو یہ حق قطعاً نہیں کہ وہ اس کے خلاف پارٹی کھڑی کر لے، دھرنے دینے لگے، قوم میں انتشار پیدا کرنے لگے، بلکہ ایسے دور میں اسلام نے راہنمائی فرمائی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ(متفق عليه)وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَاخَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ))

'عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں ملوث ہونے والے سے۔جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوگا فتنے اسے کھینچ لیں گے۔تو جو پناہ کی جگہ پائے یا اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ اس میں پناہ لے۔مسلم کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''ان میں سونے والا بیدار سے اور بیدار کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔تو جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ پناہ کی جگہ پناہ طلب کرے۔''

[بخاری(۳۶۰۱)ومسلم(۷۲۴۷)]

یاد رہے کہ فتنوں کے دور میں جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو کسی ایک پر ہی نہیں، صرف ظالم پر ہی نہیں بلکہ فتنہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الانفال:۲۵]

''اور اُس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کیساتھ اُنہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے''

فقہ وفتاویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ بہاولپور)

شیخ محترم عقیقہ کے متعلق بہت سے غیر شرعی طریقہ کار اور توہمات ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں چند ایک سوالات ہیں قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے جوابات ارسال فرمائیں۔

س:۱.....عقیقہ فرض ہے یا سنت۔؟

س:۲.....عقیقہ کن جانوروں کا کیا جاسکتا ہے؟

س:۳.....کیا عقیقہ کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔؟

س:۴.....عقیقہ کرنا کس کی ذمہ داری ہے۔؟

س:۵.....کیا آدمی خود اپنا عقیقہ کرسکتا ہے۔؟

س:۶.....عقیقہ کب تک کیا جاسکتا ہے؟

س:۷.....اگر بچہ ساتویں دن سے پہلے فوت ہوجائے تو کیا عقیقہ کرنا ہوگا۔؟

س:۸.....عقیقہ کے گوشت کی تقسیم کیسے ہوگئی۔؟

الجواب بعون الوهاب

بترتیب سوالات' جوابات حاضر خدمت ہیں:

۱.....عقیقہ کرنا لازمی وضروری اور فرض ہے اس پر رسول اللہ ﷺ کا قول وعمل شاہد ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى))

''پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ عقیقہ ہے اسکی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذا (سر مونڈ کر پیدائشی بال) دور کرو۔''

صحیح البخاری، العقیقة، (٥٤٧١)وابو دائود ،الضحایا، باب فی العقیقه(٢٨٣٩)

اسی طرح سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ))

''بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی رکھا ہوا اسکی طرف سے ساتویں دن زبح کیا جائے اسکا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔''

[الترمذی، الاضاحی ، باب ما جاء فی العقیقة(١٥٢٢)وابوداؤد ،الضحایا، باب فی العقیقه (٢٨٣٧) صحیح]

مندرجہ بالا پہلی روایت میں (اس کی طرف سے ذبح کرو) کے الفاظ ہیں۔ یہ امر ہے اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے اور امر کو استحباب کی طرف منتقل کرنے کا کوئی واضح قرینہ صارفہ نہیں ہے۔ رہی وہ روایت جس میں یہ الفاظ ہیں

﴿مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُنْسِكَ عَنْهُ فَلْيُنْسِكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ﴾

''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اسکی طرف سے ذبح کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو برابر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔''

((فَاَحَبَّ اَنْ يُنْسِكَ عَنْهُ فَلْيُنْسِك)) کے الفاظ استحباب کیلئے قرینہ صارفہ نہیں۔ کیونکہ فرض محبوب کی بجائے احب ہوتا ہے اور فرض بھی احب میں شامل ہے۔

دوسری روایت میں ((مرتهن)) گروی رکھا ہوا ہے۔ یہ الفاظ فرض ہونے کی دلیل ہے جیسے گروی رکھی گئی چیز واپس لینے کیلئے لی گئی چیز واپس کرنا ضروری ہوتی ہے اسی طرح عقیقہ بھی فرض ہے۔

(تحفة الاموذی :٩٧/٥ تحت حدیث رقم :١٥٢٢)

اسی طرح گروی رکھا گیا کا معنی احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ اگر بچے کی طرف سے عقیقہ نہ کیا

جائے تو وہ قیامت کے دن سفارش نہیں کرے گا۔ (تحفۃ الاموذی: ۵/ ۹۷ حدیث نمبر ۱۵۲۲)

۲.....بعض لوگ بیٹے اور بیٹیوں کے سات حصے بنا کر گائے وغیرہ عقیقہ کے طور پر ذبح کرتے ہیں ۔ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں۔اسمیں کئی ایک قباحتیں ہیں۔

ا۔عقیقہ ساتویں دن شروع ہے بلا وجہ لیٹ کر کے سات حصوں کا انتظار کرنا رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل کے متضاد ہے۔

۲۔گائے یا اونٹ وغیرہ کے سات حصے عقیقہ میں متعین کرنا شریعت پر اضافہ ہے۔

۳۔گائے وغیرہ میں سات حصے بنانا تو دور کی بات ہے، گائے وغیرہ کو عقیقہ کے طور پر ذبح کرنا جائز نہیں۔کیونکہ عقیقہ کے لیے لفظ ''شاۃ'' استعمال ہوا ہے۔

لہذا بھیڑ بکری کی اقسام میں کسی ایک کا عقیقہ کیا جائے گا کیونکہ لفظ شاۃ بھیڑ بکری کیلئے مستعمل ہے۔

عقیقہ صرف بکری و بھیڑ کا ہوگا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا۔

اماں جی! آپ عقیقہ میں اونٹ ذبح کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((مَعَاذَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ))

''اللہ کی پناہ، جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اس کا کیا بنے گا جو فرمایا کہ دو بکریاں برابری کی''

[السلسلة الصحيحة(٦/ ٤٩٠)اسناده حسن ، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (الارواء :٤/ ٣٩٠)]

رہا مسئلہ اس روایت کا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَلْيَعِقَّ عَنْهُ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ))

''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اس کا عقیقہ اونٹ' گائے یا بکری سے کرے''

الطبرانی فی الصغیر(۲۲۹)

یہ روایت موضوع و من گھڑت ہے۔یہ شروع تا آخر تک علتوں سے بھری ہوئی ہے۔

ا۔ابراھیم بن احمد واسطی لیس بالقوی ہے۔

۲۔عبدالمالک بن معروف الخیاط مجہول ہے۔

۳۔معدہ بن الیسع الباھلی کذاب ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیں' (الارواء:۳۹۳/٤)

لہذا یہ روایت من گھڑت ہونے کی وجہ سے نا قابل عمل ہے،سوعقیقہ صرف بھیڑ بکری کا ہی ہوگا۔اس کے علاوہ کسی جانور کا عقیقہ جائز نہیں۔جن لوگوں نے لاعلمی کی وجہ سے عقیقہ کسی اور جانور کا کیا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کریں اور آئندہ صحیح عمل کو اپنالیں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیگا۔

۳.....عقیقہ کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط کا پایا جانا ضروری و لازمی نہیں۔اگر کوئی قربانی والے جانور کی شروط کو ملحوظ خاطر رکھے تو جائز ہے مگر یہ فرض نہیں۔بعض علماء دین نے عقیقہ کے جانور کے لیے قربانی کی شروط مقرر کی ہیں یہ بات درست نہیں۔کیونکہ عقیقہ کے جانور کو قربانی کے جانور پر قیاس کر کے دو نداقرار دیا یہ قیاس درست نہیں۔کیونکہ ایسا کسی صحیح حدیث میں متعین نہیں۔حدیث میں لفظ ((شاتان)) عام ہیں۔

اس پر دوسری شرطیں لاگو کرنا عام کو بلا دلیل خاص کرنا ہے جو کہ جائز نہیں لہذا نص کو مقدم کرتے ہوئے لفظ شاتان کو عام ہی رکھا جائے گا۔یہ بات بھی راجح اور حق ہے۔(نیل الاوطار :۵۰۱/۳)

البتہ بہتر اور مناسب یہی ہے کہ عقیقہ کا جانور عیوب و نقائص سے پاک ہو جیسا کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عقیقہ کے جانور میں ان عیوب سے اجتناب کرنا چاہے جن سے قربانی کے جانور میں احتراز کرنا چاہیے۔ (مغنی لابن قدامہ :۳۹۹/۱۳)

۴.....عقیقہ درحقیقت والد کے ذمہ ہوتا ہے مگر کوئی اور شخص کرنا چاہے تو جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسوں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ کیا حالانکہ وہ عقیقہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لازم تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿عَقَّ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَا لْحُسَيْنِ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ﴾

''رسول اللہ ﷺ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے دو''مینڈھے''عقیقے کئے۔''

نسائی، العقیقه، باب کم یعق عن الجاریه(٤٢٢٤)

اس سے ثابت ہوا والد کے علاوہ بھی کوئی عقیقہ کرے تو جائز ہے۔اگر باپ اپنے اولاد کا عقیقہ نہ کرسکا ہوتو اولاد بھی اپنے باپ کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اپنی طرف سے عقیقہ کرسکتی ہے اور عقیقہ دیکر اپنے آپ کو''گروی شدہ''ہونے سے آزاد کرواسکتا ہے۔

۵.....کیا آدمی خود اپنا عقیقہ کرسکتا ہے۔؟

جواب:اگر والدین نے کسی وجہ سے عقیقہ نہیں کیا تو اولاد پر فرض نہیں ہے کہ وہ خود اپنا عقیقہ کریں کیونکہ یہ ذمہ داری باپ کی ہے اگر اولاد باپ کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنا عقیقہ خود کرلیں تو بہتر ہے،اور یہ والدین کے ساتھ نیکی ہوگی۔جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَّفْسِہٖ بَعْدَ مَا بُعِثَ نَبِیًّا))

''نبی ﷺ نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ خود کیا''

[الطبرانی الأوسط(٩٩٤)و مصنف عبدالرزاق، العقیقة، باب وجوب العقیقة، حسن]

٦.....عقیقہ کب تک کیا جاسکتا ہے؟

اس میں ساتویں دن عقیقہ کرنے پر سب متفق ہیں کہ ساتویں دن عقیقہ ہونا چاہیے۔جیسا کہ احادیث میں یہ گزر چکا ہے کہ بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کہ جائے۔البتہ ایک وہ روایت جیسے شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

﴿اَلْعَقِیْقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ اَوْ لِاَرْبَعِ عَشْرَةَ اَوْ لِاِحْدٰی وَ عِشْرِیْنَ﴾

''عقیقہ کا جانور ساتویں دن ذبح کیا یا چودھویں یا اکیسویں دن ذبح کیا جائے۔''

(طبرانی فی الصغیر(٧٢٣)

بعض علماء نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے مگر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسکو صحیح جامع الصغیر(٤١٣٣)میں صحیح قرار دیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عقیقہ ساتویں دن کریں، پوری کوشش کے باوجود نہیں کر سکے تو پھر چودھویں یا اکیسویں دن کریں۔استطاعت کے باوجود بلاضرورت عقیقہ لیٹ کرنا خلافِ شریعت ہے۔اگر کوئی شخص کسی وجہ سے مقررہ تاریخ میں عقیقہ نہ کر سکا تو پہلی فرصت میں اسے عقیقہ کرنا چاہیے۔اور بعد میں بھی وہ عقیقہ ہی ہوگا وہ صدقہ نہیں ہوگا۔کیونکہ گروی شدہ چیز کے لیے لی گئی چیز بھی واپس کرنا ہو گی جو کہ عقیقہ ہے۔اگر مقررہ تاریخ کو عقیقہ کریگا تو عقیقہ کی صورت ''ادا'' ہوگیا ور بعد میں کرے گا تو عقیقہ کی صورت ''قضاء'' ہوگی۔اور وہ عقیقہ ہی ہوگا صدقہ نہیں۔

۷.....اگر بچہ پیدا ہونے کے ساتواں روز گزر جانے کے بعد فوت ہوا ہے تو پھر بھی باپ پر اس کا عقیقہ کرنا ضروری ہے۔اور اگر بچہ ساتواں دن آنے سے پہلے فوت ہو جائے تو پھر عقیقہ فرض نہیں ہے اس لیے کہ حدیث کے الفاظ یوم السابع کے ہیں یعنی ساتویں روز عقیقہ کیا جائے اور اس پر ساتواں دن آیا ہی نہیں اس لیے اس کا عقیقہ فرض نہیں ہے۔

۸.....عقیقہ کا گوشت خود کھائیں، پڑوسیوں، رشتہ داروں، فقراء، مساکین کو کھلائیں۔پکا کر دعوت کریں تو بھی جائز ہوگا یہی ائمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرھم کا موقف ہے۔ (الفتح الربانی :۱۳/۱۳۲)

وہ مسجد کا احترام کرتے تھے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کا ایک واقعہ محمد بن منصور رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ امام بخاری رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک صاحب نے ان کی داڑھی سے تنکا نکال کر مسجد میں پھینک دیا۔محمد بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس تنکے اور لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں چنانچہ جب لوگوں کو غافل پایا تو امام صاحب نے تنکا اٹھا کر اپنی آستین میں رکھ لیا۔جب مسجد سے باہر تشریف لے گئے تب اسے مسجد سے باہر پھینک دیا۔گویا انھوں نے سمجھا کہ جو چیز داڑھی میں نہیں رہ سکتی وہ مسجد میں کیسے رہ سکتی ہے؟ (سبحان اللہ) [سير أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٤٥]

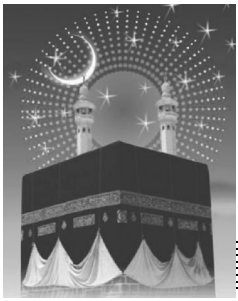

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الترغیب والترھیب

حج وعمرہ کے فوائد

محمد عظیم حاصل پوری

حج کا لغوی معنی قصد اور ارادہ کرنا ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں حج مخصوص ایام میں خاص لباس کے ساتھ اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا۔ ہر صاحب استطاعت انسان پر حج فرض ہے، قرآن مجید میں ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف جا سکنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ساری دنیا سے بے پرواہ اور بے نیاز ہے۔'' (آل عمران:۹۷)

آپ ﷺ ہجرت کے چھٹے سال مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے۔ مگر حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو روک لیا گیا آئندہ سال ۷ھ کو عمرہ کی قضائی کے لیے آپ ﷺ عورتوں اور بچوں کے علاوہ دو ہزار افراد کے ساتھ مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے اور عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کیا اور پھر مدینہ کی طرف واپس روانہ ہوئے۔ جلد ہی اللہ نے ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو فتح مکہ کی خوشخبری سنا دی ۹ھ کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر مکہ کی طرف بھیجا۔

ہجرت کے بعد مدینہ میں نو برس گزر چکے تھے کہ آپ ﷺ نے حج نہیں کیا تھا پھر جب حج کی فرضیت نازل ہوئی تو دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں جو لوگ حج کے لئے جانا چاہتے ہیں وہ رفاقت کے لئے تیار ہو جائیں آپ ﷺ کے ساتھ نوے ہزار آدمی تھے (بعض حضرات نے ایک لاکھ تیس ہزار اور بعضوں نے اس سے بھی زائد تعداد بیان کی

ہے)اس قدر لوگوں کا حج بیت اللہ کے لیے نکلنا اس لیے بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کا بہت زیادہ اجر اور ان کے فوائد وثمرات بیان فرمائے تھے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

عمرہ گناہوں کا کفارہ ہے

حضرابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ»

''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے ۔ حج مبرور(جس میں کسی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ ہو) کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

بخاری ، الحج ، باب وجوب العمرة وفضلها ((۱۷۷۳) ومسلم (۱۳٤۹)

حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ»

''حج مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔''

السلسلة الصحيحة (۱۱۸۵)، (۱۲۰۰) وترمذی (۸۱۰) صحيح

ایک روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے تو آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَطِيْبُ الْكَلَامِ»

''کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا۔''

صحيح الترغيب ، الحج ، باب الترغيب فی الحج والعمرة (۱۱۰٤)

افضل ترین عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

«سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ . قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ» .

''رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر دریافت کیا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، پھر جہاد فی سبیل اللہ، پھر دریافت کیا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر حج مبرور۔

بخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور (۱۵۱۹) مسلم (۸۳)

حج گناہوں کو دھوڈالتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

''جس نے حج کیا (اور اس میں) نہ عورتوں کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی فسق وفجور کا کام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے (پاک صاف ہوکر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔''

بخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور (۱۵۲۱) مسلم (۱۵۳۰)

حج وعمرہ فقر اور گناہوں کا خاتمہ کرتا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ»

''پے در پے حج وعمرہ کرتے رہو بلاشبہ حج وعمرہ گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔''

ترمذی، الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة (۸۱۰) صحیح.

حج گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتا ہے

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ »مسلم ، الإيمان ، باب كون الإسلام..... (١٢١)

''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا، اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا آپ نے دریافت فرمایا کے اے عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میرے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے علم نہیں کہ اسلام گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔ ہجرت گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ»

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بلایا تو انھوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کر دیا۔''

صحیح الترغیب والترھیب ، الحج ، باب الترغیب فی الحج والعمرۃ وما جاء فیمن خرج یقصدھما فمات(۱۱۰۸) ، ابن ماجه (۲۸۹۳) حسن

کمزوروں کا حج اور عمرہ جہاد ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

«قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا نَغْزُوْا وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: لَكُنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُوْرٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ».

''میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھی کیوں نہ آپ کے ساتھ جہاد اور غزووں میں جایا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے لیے سب سے اچھا اور مناسب جہاد حج ہے، ایسا حج جو مقبول ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے میں نے کبھی حج نہیں چھوڑا۔''

بخاری ، العمرة ، باب حج النساء (۱۸۶۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

«قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ، لَا قِتَالَ فِيْهِ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ»

''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں ہے اور وہ ہے حج وعمرہ۔''

ابن ماجه ، المناسك ، باب الحج جهاد النساء (۲۹۰۱) هداية الرواة (۲۴۶۷) صحيح .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ».

''بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

صحيح الترغيب، الحج ، باب الترغيب فى الحج والعمرة، (١١٠٠) صحيح نسائى (٢٤٦٣) حسن

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

«جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ :إِنِّىْ جَبَانٌ ، وَ إِنِّىْ ضَعِيْفٌ ، قَالَ: هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لاَ شَوْكَةَ فِيْهِ :اَلْحَجُّ »

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا بلاشبہ میں ایک ضعیف القلب اور کمزور آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا جہاد کرو جس میں کوئی تکلیف نہیں اور وہ حج ہے۔''

صحيح الترغيب ، الحج ، باب الترغيب فى الحج والعمرة (١٠٩٨)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ»

''حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔''

صحيح الترغيب ، الحج ، باب الترغيب فى الحج والعمرة (١١٠٢)، ابن ماجه (٢٩٠٢)

رمضان میں عمرہ حج کے برابر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ

« مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ . قَالَتْ أَبُوْ فُلاَنَ ـ تَعْنِىْ زَوْجَهَا ـ كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ ، حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا ، وَالآخَرُ يَسْقِىْ أَرْضًا لَنَا . قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِىْ رَمَضَانَ تَقْضِىْ حَجَّةً مَعِىَ»

''تو حج کرنے نہیں گئی انھوں نے عرض کیا کہ فلاں کے باپ (یعنی میرے خاوند) کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے ایک پر تو وہ حج پر چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

صحیح بخاری، الحج، باب حج النساء (۱۸۶۳)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً»

''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔''

صحیح مسلم، الحج، باب فضل العمرة فی رمضان (۱۲۵۶) وابن ماجه (۲۹۹۳)

حاجی کو اپنی سواری کی وجہ سے بھی اجر ملتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«مَا تَرْفَعُ إِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا تَضَعُ يَدًا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً أَوْ رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً».

''حاجی کا اونٹ جب بھی قدم اٹھاتا ہے یا ہاتھ (زمین پر) رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں یا اس سے ایک گناہ مٹا دیتے ہیں یا اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔''

صحیح الترغیب، الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرة (۱۱۰۶)، بیهقی فی شعب الإیمان (۱۴۱۶)

حج یا عمرہ کے لیے نکلا ہوا شخص فوت ہو جائے تو اس کے لیے مکمل اجر لکھا جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهٗ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهٗ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهٗ أَجْرُ الْغَازِیْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

''جو شخص حج کرنے کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روز قیامت تک حج کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ جو عمرہ کرنے لیے روانہ ہوا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روز قیامت تک عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص جہاد کرنے کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روز قیامت تک جہاد کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔''

صحیح لترغیب، الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرة و ما جاء فیمن خرج یقصدهما فمات(١١١٤)، الصحیحة (٢٥٥٣)

دوران نماز امام کو لقمہ دینے کی اجازت

مراسلہ: زبیر الرحمٰن حاصل پوری

دوران نماز امام اگر بھول جائے تو اسے یاد دلا دینا نماز کے لیے مفسد نہیں ہے بلکہ اس کی اجازت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الأئمَّةِ عَلىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ))

''ہم عہد رسالت میں اماموں کو لقمہ دیا کرتے تھے۔'' مستدرك حاكم (١/ ٢٧٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي)) ''جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو۔''

بخاری، الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان (٤٠١)

یاد کروانے کا طریقہ یہ ہے کہ بھولا ہوا لفظ بتا دیا جائے۔ یا مرد سبحان اللہ اور عورتیں تالی بجا دیں تا کہ وہ اپنی اصلاح کر سکے۔ بعض لوگ بے بجا سختی کرتے ہوئے اسے برا سمجھتے ہیں یہ درست نہیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ پر قرأت مشتبہ ہو گئی تو نماز کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟

سنن ابی داؤد، الصلاة، باب الفتح علی الامام فی الصلاة (٩٠٨) حسن

گوشہ خواتین

ازدواجی زندگی کو پرمسرت بنانے کے لیے اسلام کی

عورت کو چند نصیحتیں

تحریر.....ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری

۱..... بلا عذر عورت اپنے خاوند کو حق زوجیت سے نہ روکے بلکہ اس کے مطالبے پر اس کے حکم کی تکمیل کرے۔ مسلم، النکاح (۱٤۳٦)

۲.....عورت کے لیے اس کا مرد حاکم اور اس کی جنت وجہنم ہے اس اعتراف کے ساتھ اس کی اطاعت لازم پکڑے لیکن اگر خاوند برائی کی طرف بلائے تو اطاعت واجب نہیں۔

[البقرة:۲۲۸] وصحيح الترغيب (۱۹۳۳)

۳.....گھریلو کام کاج اس کی ذمہ داری ہے اسے سمجھ کر عمدہ طریقے سے خاوند کے دینی اور دنیوی کاموں میں اس کی معاون ثابت ہو جیسا کہ صحابیات کرتی تھی۔ بخاری، النکاح (٥۲۲٤)

۴.....شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عزت وعصمت اور شوہر کے مال وجان کی حفاظت کرے۔

[النساء:۳٤]

۵.....شوہر کی اجازت کے بغیر اپنا اور اس کا مال خرچ نہ کرے۔ ابوداؤد (۳٥٤۷) صحيح

٦.....عورت ایسے آدمی کو گھر میں نہ آنے دے جسے شوہر پسند نہیں کرتا۔ أبوداؤد (۱۹۰٥)

۷.....شوہر کی ہمیشہ شکر گزاری کرے کیوں کہ ناشکری کرنے والے کو جنت سے محرومی کی وعید ہے۔

بخاری، الحیض (۳۰٤)

۸.....قضائی کے یا نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ بخاری، النکاح (٥۱۹٥)

۹..... بازار وغیرہ میں یا کسی عزیز واقارب کے پاس گھر سے باہر خاوند کی اجازت کے بغیر مت جائے کیوں کہ عورت کا اصل مسکن گھر کی چار دیواری ہے۔ أبوداؤد (۱۷۲۲) والاحزاب:[۳۳]

۱۰.....خاوند اگر استطاعت کے مطابق متعدد شادیاں جس کی اسلام نے اسے اجازت دی ہے کرنا چاہتا ہے تو اس کے راستے میں رکاوٹ نہ بنے کیوں کہ اس کا ایسا عمل اس کے گھر کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔

فضائل اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

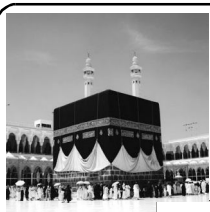

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل واحکام

محمد عظیم حاصل پوری

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ))

''کوئی عمل ان دس دنوں کے عمل سے افضل اور محبوب نہیں''

صحابہ نے عرض کیا کہ: جہاد بھی نہیں.....؟ آپ نے جواب دیا کہ: جہاد بھی نہیں ہاں، مگر وہ آدمی جو اپنا مال اور جان لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور سب کچھ لٹا دیا۔

جامع ترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی الأيام العشر (٧٥٧)

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھنا

روزہ نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ میں نیک عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے نویں تاریخ، یوم عاشورا اور ہر مہینے تین دن اور ہر ماہ کے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے ان سے کہا

((يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا))

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اسکے یوم نزول کو عید بنا لیتے''

انہوں نے دریافت کیا: أیُّ آیَۃٍ؟

کون سی آیت...؟ اس نے کہا۔

((اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْإِسْلَامَ دِیْنًا))

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ یَوْمَ جُمُعَةٍ))

''جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پر وہ (آیت) نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے''

صحیح بخاری، الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ (٤٥)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ((یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ وَالْبَاقِیَةَ))

''رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے''

صحیح مسلم، الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ . . . . (١٩٧)(١١٦٢)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیاوی ضروریات کے باوجود مجھ سے صرف اپنی بخشش

کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں'' (صحیح مسلم :١٣٤٨)

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔اس کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ)) (الترمذی :٣٥٨٥)

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے سب تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے''

عشرہ ذی الحجہ میں تکبیرات کہنا

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ﴾ (الحج:٢٨)

''وہ لوگ معلوم دنوں میں اللہ کا ذکر کریں۔''

اس عشرہ کے شروع ہونے سے لے کر ایام تشریق (١١،١٢،١٣) کے آخری دن کے غروب آفتاب تک حاجیوں اور غیر حاجیوں کو اللہ کا ذکر ہر وقت کرتے رہنا چاہیے۔صحابہ کرام ان دس دنوں میں تکبیر کہتے ہوئے بازار نکلتے اور عام لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہنا شروع کر دیتے۔ فتح الباری (٢/ ٥٣١)

تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں:

١۔أَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

٢۔أَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

المصنف ، الصلوات(٢/ ١٦٧ ، ١٦٨)صحیح

قربانی کرنے والا بال اور ناخن نہ کاٹے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ

شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ))

''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے''

صحیح مسلم، الأضاحی، باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة..... (۱۹۷۷)

البتہ جس کی قربانی نہیں اس پر ایسی کوئی پابندی نہیں لیکن اگر وہ ان دنوں بالوں اور ناخنوں کو تراشنے سے رکا رہے اور قربانی کے دن کاٹے تو اسے قربانی کا ثواب مل جائے گا، جیسا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ: میرے پاس ایک لویری (دودھ دینے والا جانور) کے سوا قربانی کا کوئی جانور نہیں ہے، کیا میں اسکی قربانی دے لوں۔؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں! لیکن (اس دن) تم اپنے بال اور ناخن تراش لینا اور اپنی مونچھیں کاٹنا اور شرمگاہ کے بال مونڈ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ تیری قربانی ہو جائے گی۔''

ابو داؤد، الضحایا، باب ماجآء فی ایجاب الأضاحی (۲۷۸۹) حسن لشواهده

فائدہ:

۱.....جو قربانی کرنے والا ہو وہ قربانی ذبح کر کے اپنے بال اور ناخن کٹوائے۔

۲.....اور جو قربانی نہ کرے اور ثواب کے حصول کے لیے نماز عید کے بعد بال اور ناخن کاٹ سکتا ہے۔

۳.....عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت کے حصول کی خاطر کچھ لوگ صرف ان دنوں میں اپنی عملی زندگی بہتر بنا لیتے ہیں مگر جانوروں کی قربانی کے ساتھ ہی سنت انبیاء اور فطرت انسانی (ڈاڑھی) کو بھی دنیا کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔ یہ ڈاڑھی مونڈھنا کبیرہ گناہ ہے۔ اس سے سچی اور پکی توبہ کرنی چاہیے۔

میرا پسندیدہ شعر

عبداللہ نعیم (صادق آباد)

کسی کو گھر ملا حصے میں یا کوئی دکان آئی
میں گھر میں سب سے چھوٹا تھا میرے حصے میں ماں آئی

(.....میں اب سوچتا ہوں کہ بابا جیؒ کو شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ مل چکا تھا کیونکہ ہم جب بوریوالا سے چلے سب سے پہلے لکھویؒ صاحبان کی قبروں پر گئے، پھر اگلے دن لاہور میں بزرگ عالم دین عبدالرشید مجاہد آبادی سے ملاقات، پھر شام کو شیخوپورہ میں شیخ القرآنؒ کے گھر میں بچوں کے پاس، پھر اگلے دن صوفی عبداللہؒ کی قبر پر دعا۔ راستے میں ڈاکٹر خالد ظفر اللہ صاحب کے پاس سمندری میں قیام۔ یہ سب شاید اس لئے تھا کہ جن لوگوں کے ساتھ مل کر ساری عمر دین کی تبلیغ کرتے ہوئے گزار دی آخری سفر میں بھی اُن ہی لوگوں کے ساتھ ملاقات۔)

بابا جیؒ کو فیصل آباد شہر کے ساتھ بہت ہی پیار تھا کیونکہ وہاں ہمارے خاندان کے اکثر افراد رہائش پذیر ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کے فیصل آباد میں ہمارے پردادا یعنی بابا جیؒ کے والدِ محترم کی اولاد میں سب سے زیادہ لوگ فیصل آباد میں ہی آباد ہیں۔ اس لیے ہفتے بعد نہیں تو مہینے میں ایک دو بار وہاں جانا لازمی ہوتا۔ اور جب بھی وہاں جاتے تو جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو خصوصی رونق بخشتے تھے اور درس قرآن بھی ارشاد فرماتے تھے۔ جامعہ کے جملہ اساتذہ کرام اور طلباء بھی بابا جیؒ سے ملاقات کر کے خوشی کا اظہار کرتے اور جامعہ کے پرنسپل محترم جناب پروفیسر یاسین ظفر صاحب کے ساتھ دفتر میں باقی احباب جماعت کے ساتھ مل کر خصوصی چائے پلاتے تھے۔

بابا جیؒ کا ایک اپنا ذاتی مکان بھی جامعہ سلفیہ کی مغربی جانب والی گلی میں ہے جہاں کبھی ہم لوگ رہا کرتے تھے جب بابا جیؒ کے بڑے بیٹے جن سے میری مراد پروفیسر محمد سلیمان اظہر (المعروف ڈاکٹر بہاء الدین) جامعہ سلفیہ کے غیر ملکی طلباء کو بنیادی انگلش اور اردو زبان کے بارے میں لیکچر دیا کرتے تھے جس سے اُن طلباء کو اپنے تعلیمی امور سرانجام دینے میں آسانی پیدا ہو جاتی تھی کیونکہ اُن

طلباء کو نہ ہی انگلش آتی تھی اور نہ ہی اردو۔ اور یہ سب انتظام جامعہ سلفیہ کے روح رواں جناب محترم میاں فضل حق صاحبؒ کی کوشش اور لگن کی وجہ سے تھا۔

بابا جیؒ کو جامعہ سلفیہ کے ساتھ بہت پیار تھا یہ کبھی بھی نہیں ہوا تھا کہ بابا جیؒ فیصل آباد آئیں اور جامعہ سلفیہ میں حاضری نہ ہو۔ بابا جیؒ اپنی وفات سے چند دن پیشتر فیصل آباد تشریف لے گئے تو مجھے کہنے لگے جامعہ سلفیہ میں چلو۔ میں نے کہا جیسے حکم۔ ہم وہاں گئے پروفیسر یاسین ظفر صاحب بہت خوش دلی سے ملتے، باقی اساتذہ کرام بھی تشریف لے آئے تو بابا جیؒ نے کہا کہ میں عزیزم محترم جناب مولانا فاروق الرحمان یزدانی صاحب سے اُن کے والدِ محترم کی وفات پر تعزیت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

بابا جی فرمایا کرتے تھے کہ جب میں ضلع ملتان کی جماعت کا امیر تھا تب ضلع ملتان کے لوگوں نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی بنیاد رکھنے میں بھرپور حصہ لیا، ضلع گوجرانوالا اور احباب فیصل آباد کے ساتھ ساتھ ضلع ملتان نے بھرپور تعاون کیا تھا، سب سے پہلے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں حاجی عبدالعظیم خاں فیروز پوریؒ اور حاجی اللہ بخش پٹیالویؒ نے (جو خانیوال ضلع ملتان کے رہنے والے تھے) نے ایک ایک کمرہ تعمیر کروایا تھا جس پر اُس وقت بیس ہزار روپے لاگت آئی تھی، اور جامعہ سلفیہ کی لائبریری کے ہال کے لیے حضرت مولانا اسماعیل سلفیؒ کے کہنے پر بابا جیؒ کی ترغیب پر مولوی عبدالعزیزؒ (سابق چیف جسٹس ریاست فرید کوٹ جو کہ اُس وقت بورے والا میں مقیم تھے) نے **10000** دس ہزار روپیہ دیا تھا اور یہ وہی مولوی عبدالعزیزؒ ہیں جن کا شمار مرکزی جامع مسجد بوریوالا کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ اُس کے بعد ضلع ملتان نے ایک ہزار سالانہ ممبر بنائے جو کہ پچیس روپے سالانہ چندہ دیتے تھے اور اس طرح سے ہر سال پچیس ہزار روپیہ سالانہ ضلع ملتان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو چندہ دیا کرتا تھا۔ جس کی پوری تفصیل اُس وقت کے مرکزی جماعتی اخبار ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں شائع ہوا کرتی تھی۔

وہ پندرہ سال تک ضلع ملتان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر بھی رہے جس ضلع ملتان میں اب پانچ ضلع بن گئے ہیں وہ ایک عرصہ تک مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کے سرپرست رہے وہ مرکزی مجلس شوریٰ اور مرکزی مجلس عاملہ کے ممبر بھی رہے۔ بورے والا اور گرد

ونواح کی مساجد و مدارس بنے تو انہوں نے ان اداروں کی تعمیر میں نہ صرف بھرپور کردار ادا کیا ، بلکہ اپنی ذاتی جیب سے بھی حصہ ڈالا کرتے تھے۔ مولانا عبدالرحیم نعمانی صاحبؒ اور دیگر جماعتی احباب کے ساتھ مل کر انہوں نے قائدانہ صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور قادیانیوں کے ناک میں دم کئے رکھا۔ بلاشبہ وہ خطیب ختم نبوت تھے۔ وہ جہاں مجاہدِ ختم نبوت تھے وہاں اسیرِ ختم نبوت بھی تھے اور ان سب سے بڑھ کر وہ خادم خاتم النبین ﷺ بھی تھے۔ ان کے زمانہ خطابت میں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگی داماں کی شاکی رہی۔ وہ ایک عرصہ سے صاحب فراش چلے آ رہے تھے لیکن پھر بھی جماعتی اسٹیج پر حاضر ہونے کو تیار رہتے تھے۔ وہ اب تقریر تو نہیں کرتے تھے لوگ تو صرف دیکھنے اور دعا کرنے کے لئے ہی دعوت دے دیا کرتے تھے وہ صرف خطیب ہی نہیں تھے بلکہ صاحب طرز انسان بھی تھے جو بھی ملنے آتا اُس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے اور اپنی حیثیت کے مطابق اُس کی مہمان نوازی کرتے۔

وہ ہمیشہ بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے اور بزرگوں کا تذکرہ نہایت احترام سے کیا کرتے تھے۔ وہ بوریوالا شہر اور ضلع وہاڑی کی امن کمیٹی کے تاحیات ممبر رہے، وہ تمام مسالک کے لوگوں کے نزدیک احترام کے لائق تھے۔ اور مجھے یاد ہے ایک بار وہاڑی میں صوبائی وزیر برائے مذہبی امور کی زیر صدارت محرم الحرام میں امن و مان کے سلسلہ میں ایک اجلاس تھا سب حضرات نے اپنی اپنی باری پر اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کیا، بابا جی چپ بیٹھے سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔ صوبائی وزیر صاحب فرمانے لگے بابا جی آپ بھی کچھ فرمائیں، بابا جی نے سب کو سلام کہا اور پھر درود پاک پڑھنے کے بعد فرمانے لگے محترم وزیر صاحب آپ اپنے عملہ میں سے کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ ہر مولوی صاحب کا خطبہ جمعہ اور واعظ کو ٹیپ کریں اور پھر اُس کو قرآن و حدیث کی لیبارٹری میں چیک کریں جس کا وعظ یا خطبہ قرآن و حدیث کے مطابق نہ ہو ، اُس کو وہی سزا دیں جو آپ ملاوٹ کرنے والوں کو دیا کرتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ دین میں ملاوٹ کرتے ہیں اور امن و امان کو خراب کرتے ہیں اور جب تک یہ مولوی حضرات اپنے وعظ

میں قرآن اور حدیث کا بیان نہیں کریں گے تب تک امن قائم نہیں ہوسکتا۔ پھر علماء کرام کو مخاطب کر کے فرمانے لگے معزز علمائے کرام یاد رکھیں اس لاوڈ اسپیکر کی آواز صرف ایک گھر میں نہیں جاتی۔ اس کی آواز اہل حدیث کے گھر میں بھی جاتی ہے، اس کی آواز دیوبندی حضرات، اہل سنت والجماعت کے گھر، اور شیعہ دوستوں کے گھروں میں بھی جاتی ہے، اس لئے اس سے ایسی آواز میں وعظ کریں جو سب کو اچھی لگے۔ جس سے سب کو سکون اور راحت محسوس ہو۔

بابا جیؒ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر بہاء الدین صاحب خوش نصیب ہیں کہ وہ ایک ایسی تاریخ ساز شخصیت کے بیٹے ہیں جن کو دنیا بھر میں لوگ بابا جی عبداللہ گورداسپوریؒ کے نام سے جانتی تھی، جانتی ہے اور ان شاء اللہ جانتی رہے گی۔ وہ ایک ایسے عظیم مجاہد ختم نبوت کے بیٹے ہیں جن کی ساری زندگی دین اسلام کی تبلیغ میں گزری اور ختم نبوت کے تحفظ میں گزری۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ جب ایک انسان وفات پا جاتا ہے تو اُس کے اپنے اعمال تو ختم ہو جاتے ہیں لیکن وہ زندہ رہتا ہے کیوں کہ اُس کی نیک اولاد اُس کی وفات کے بعد بھی اُس کے لیے بخشش اور اللہ کی رحمت کی دعا کرتی رہتی ہے یہاں پر نا صرف ہم اُن کے لئے دعا گو ہیں بلکہ انشاء اللہ پوری جماعت اُن کے لئے تا قیامت دعا کرتی رہے گی۔ اسی لیے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب کا کام اور دین کی خدمت اور سب سے بڑھ کر وہ کام جس کو کر کے وہ جماعت اہلِ حدیث کے قرض اُتارنے کی کوششوں میں مصروفِ عمل ہیں اور اُن کے رواں قلم سے تحریکِ ختم نبوت کے شاندار موضوع پر اب تک تیرہ 19 جلدیں پاکستان میں شائع ہو چکی ہیں اور 14 جلدیں ہندوستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام شائع ہو چکی ہیں، جب کہ 45 تک تیار ہو چکی ہیں اور انٹرنیٹ پر ماہنامہ محدث لاہور اور www.ircpk.com پر بھی 26 جلدیں آن لائن اپ ڈیٹ کر دی گئی ہیں۔ (الحمد اللہ) اور تاریخ اہل حدیث کے موضوع پر تین ہزار صفحات پر مشتمل 4 چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور انشاء اللہ دس جلدوں میں اس تاریخ اہل حدیث کو مکمل کرنے کا پروگرام ہے اور ڈاکٹر صاحب یہ سب خرچہ اپنی جیب سے ادا کر رہے ہیں ورنہ آج کل تو کچھ لوگ ایسے بھی کرتے ہیں کہ کتاب لکھتا کوئی اور ہے، نام کسی اور کا چلتا ہے اور منافع کسی اور کے حصے میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ صرف تحریک ختم نبوت کے

سلسلہ کتب کی تصنیف واشاعت پر انہوں نے چار ملین روپے صرف کرنے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔

بابا جیؒ ہمیشہ سنت ابراہیمی کی متابعت کرتے ہوئے اپنی اولاد کو دین سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کیا کرتے تھے۔اسی لیے آج ان کی نیک اولاد میں حافظ قرآن بھی ہیں، فاضل مدینہ یونیورسٹی بھی ہیں، ڈاکٹر بھی ہیں، پروفیسر بھی ہیں اور مورخ جماعت جیسی علمی شخصیات بھی شامل ہیں۔

(اور یہ بھی کیسی بات ہے کہ بابا جیؒ کا بوریوالا کی سرزمین پر جو پہلا خطبہ جمعۃ المبارک تھا وہ بھی سورہ العصر کی تفصیل تھی اور جو آخری عمل تھا وہ نمازِ عصر کی ادائیگی تھا اور پھر اُس کے بعد آپ قومہ میں چلے گئے تھے اور پھر وہاں جہاں سے کوئی جانے والا واپس نہیں آتا)

بابا جیؒ کے جنازے کے بارے میں ایک اور واقعہ جو مجھے اہل حدیث یوتھ فورس کے ایک کارکن نے بتلایا تھا آپ سب کے سامنے رکھتا ہوں کہ جب جنازہ کا انتظام کیا جا رہا تھا تو ایک سیاسی لیڈر وہاں تشریف لائے اور کارکنوں کو کہنے لگے کہ گرمی کا موسم ہے آپ نے انتظام زیادہ کر لیا ہے لوگ کم ہی آئیں گے تو اُس کارکن نے کہا جناب آپ صبح کا سورج تو طلوع ہونے دیں پھر دیکھنا حالات کیا ہوتے ہیں۔اور پھر واقعی چشم فلک نے دیکھا کے بزرگوں کے جنازے ایسے ہی اُٹھا کرتے ہیں۔

بابا جیؒ کی وفات پر کارکنان مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، قائدین و کارکن مرکزی جمعیت اہلِ حدیث برطانیہ، مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم اعلیٰ اور دیگر اراکین مرکزی جمعیت اہلِ حدیث انڈیا، مولانا عارف جاوید محمدی صاحب اور دیگر احباب جماعت اہلِ حدیث کویت، اور سعودی عرب کی جماعت اہل حدیث نے ہم سب سے تعزیت کی اور بابا جیؒ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا بھی کی۔میں اُن سب حضرات کے لے دعا گو ہوں جنہوں نے بابا جیؒ کے جنازہ میں شرکت کی اور تعزیت کے لیے گھر تشریف لائے۔ شاعر جماعت مولانا علیم ناصریؒ کی اس دعا کے ساتھ

میرے بھائی کی ہو سب اولاد یا رب شادمان
ان پہ برسا رحمتیں اے مالک کون و مکان

(نوٹ۔۔بابا جی گورداسپوریؒ کے حالات زندگی ترتیب دیے جا رہے ہیں جلد ہی کتابی شکل میں آپ

سب احباب کے سامنے ہوں گے۔اس کتاب میں باباجیؒ کا ابتدائی تعلیمی دور۔تبلیغی دور ہندوستان میں۔ہجرت کے واقعات۔، بیرون ملک۔تحریک ختم نبوت کی خدمات۔جیل کے واقعات۔تنظیمی معاملات۔جماعت کے نشیب وفراز کی داستان۔اوراُن لوگوں کا تذکرہ بھی شامل ہوگا جن کے ساتھ وہ تبلیغ کا سفر کرتے رہے تھے۔اورجن احباب نے باباجیؒ کی زندگی میں اوروفات پر مضامین لکھے تھے وہ بھی انشاءاللہ شامل اشاعت کرلیے جائیں گے۔اسی طرح باباجیؒ نے اپنے زندگی میں اپنے بہت سے قریبی ساتھیوں جواُن سے قبل مختلف اوقات میں انتقال فرما گئے تھےاور باباجیؒ نے اُن کے مختصر حالات زندگی مختلف اخبارات میں لکھے تھے۔ہم نے تقریباًوہ سب مضامین اکٹھے کرلیے ہیں اور اب اُن کی کمپیوٹر کمپوزنگ ہورہی ہے یہ سب اس لیے کہ موجودہ جماعتی احباب کواپنے اکابرین سے آشنا کیا جاسکے۔آپ سب دعا فرمائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہم کوہمت اورتوفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حاجی کی قربانی کے مسائل

۱۔حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں لیکن حج قران اور حج تمتع والے پر واجب ہے اگر وہ قربانی نہ کرسکیں تو ایام حج میں تین روزے اور واپس گھر آکر سات روزے رکھیں گے۔(البقرہ :۱۹۷)و بخاری:۱۶۹۱)۲۔منی ،مکہ یا حدودحرم میں کسی بھی جگہ قربانی کی جاسکتی ہے۔(ابو داؤد :۱۹۳۷)۳۔حاجی استطاعت کے مطابق زیادہ بھی قربانیاں کرسکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے حج پر ایک سوقربانیاں کی تھیں۔(مسلم:۱۲۱۸)۴۔حج کی قربانی کی شرائط وہی ہیں جو عام قربانی کی ہیں ۔۵۔اپنی قربانی سے خود گوشت بھی کھایا جاسکتا ہے۔(مسلم:۱۲۱۸)۶۔اگر کوئی دس ذوالحجہ کوقربانی نہیں کرسکا تو ایام تشریق ۱۱۔۱۲۔۱۳ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک کسی بھی وقت قربانی کرسکتا ہے ۔(البیھقی فی السنن الکبری:۹/۳۹۵)۷۔اگر کوئی خود قربانی ذبح کرتا ہے تو بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔(بخاری:۵۵۵۸)۸۔آجکل رش اور حجاج کی سہولت کے لیے قربانی کی رقم بینک یا مخصوص کاؤنٹر پر جمع کی جاتی ہے تاکہ سعودی حکومت خود اس کی طرف سے دس ذوالحجہ کوقربانی کا جانور خرید کر قربانی کردے اور گوشت کومحفوظ کرکے مستحقین تک پہنچادے۔تاہم اگر کوئی خود بھی قربانی کا جانور خرید کرقربانی کرنا چاہے تو وہاں سہولت موجود ہے۔

تراشے

ماں کے متعلق دانشوروں کے اقوال

(فیس بک سے انتخاب)

میاں شہباز شاکر

۱۔ میں نے اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھ کر اپنی ماں سے پوچھا کب تک اپنے کندھے پر سر رکھنے دو گی؟ ماں مسکرائی اور کہا: جب تک لوگ مجھے اپنے کندھے پر نہ اٹھالیں۔

۲۔ ایک دن سکول سے گھر کے لیے نکلا رستے میں بارش ہوگئی اور میں بھیگ گیا جیسے ہی گھر پہنچا تو

بہن بولی: تھوڑی دیر رک نہیں سکتے تھے.....!

بھائی بولا: کہیں سائیڈ میں رک جاتے.....!

ابو بولے: بہت شوق ہے بارش میں بھیگنے کا نا.....!

اتنے میں ماں آئی اور میرے سر پر تولیہ رکھا اور بولی:

یہ بارش بھی نا..... کچھ دیر رک نہیں سکتی تھی..... جو میرا بیٹا گھر آجاتا۔

۳۔ اے ماں! میرے دل کی مسجد میں جب بھی تیری یادوں کی اذان ہوتی ہے اے ماں میں اپنے ہی آنسوؤں سے وضو کر کے تیرے جینے کی دعا کرتا ہوں۔

۴۔ کہتے ہیں پہلا پیار بھلایا نہیں جاتا پھر پتہ نہیں کیوں لوگ اپنے ماں باپ کا پیار بھول جاتے ہیں۔

۵۔ ماں: بیٹا اگر میری آنکھیں خراب ہوجائیں تو تم کیا کرو گے۔؟

بیٹا: میں تمھیں شہر لے جاؤں گا وہاں علاج کرواؤں گا۔

ماں: اگر پھر بھی ٹھیک نہ ہوئیں تو.....؟

بیٹا: میں پیسے خرچ کروں گا اور تجھے بیرون ملک لے جا کر علاج کرواؤں گا۔ ماں ہنس پڑی۔

بیٹا: اچھا ماں اگر میری آنکھیں خراب ہوجائیں تو تم کیا کرو گی؟

ماں: میرے لال میں تجھے اپنی آنکھیں دے دوں گی۔

MONTHLY AL-MUHAMMDIA HASILPUR

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے..... دوست واحباب کو تحفہ میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

اربعینِ ختمِ نبوّت

اس کتاب میں:

۱.....ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان (برطانیہ) کے آغاز کتاب میں شاندار تاثرات پیش کئے گئے ہیں۔

۲.....تحریک ختم نبوت کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

۳.....قرآن مجید کی دس آیات بینات سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

۴.....نبی کریم ﷺ کی صحیح یا حسن چالیس احادیث عقیدہ ختم نبوت پر رقم کی گئیں ہیں۔

۵.....عہد رسالت سے دور حاضر تک چند ایک جھوٹے مدعیان نبوت کا مختصر حال لکھا گیا ہے۔

۶.....خصوصا مرزا غلام احمد کا تفصیلی تعارف رقم کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ ہر محب رسول ﷺ کے لیے ضروری ہے۔

اسلامک بک کمپنی
فیصل آباد 041-2647308 - 0321-6607308

طلباء، علماء اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید صحیح بخاری کے رواۃ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دلنشین تذکرہ

جس میں مکمل صحیح بخاری کے رواۃ صحابہ رضی اللہ عنہم کی فہرست اور ہر صحابی کے نام ونسب اور کنیت ولقب کے ساتھ ساتھ ان کے قبول اسلام کی مکمل داستان تحریر کردی گئی ہے۔ محبان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنے گھر، کالج، سکول اور یونیورسٹی کی لائبریری کی زینت بنائیں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ

042, 37244973, 37232369

041-2631204, 2034256

Designed & Printed By: Islamic Book Company:0321-6607308